میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے سورۃ البقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات کی تلاوت

میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے اور پائنتی (پاؤں کی جانب) سورۃ البقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات کی قراءت ثابت نہیں ہے، اس حوالے سے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان کا علمی جائزہ پیش خدمت ہے:

دلیل نمبر 1

عبدالرحمٰن بن العلاء بن لجلاج نے اپنے باپ سے بیان کیا، مجھ سے میرے والد لجلاج ابوخالد نے کہا: اے بیٹا! جب میں مر جاؤں تو میرے سر کے پاس سورت بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی :220/19؛ ح:491، مجمع الزوائد للھیثمی :44/3)

تبصرہ: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبدالرحمٰن بن العلاء مجہول الحال ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ کے علاوہ کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو مقبول (مجہول الحال) کہا ہے۔ (تقریب التھذیب: 3975)

لہٰذا حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کا رجالہ موثقون (اس کے راوی ثقہ ہیں) (مجمع الزوائد: 44/3) کہنا صحیح نہیں۔

دلیل نمبر 2

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ'

''میت کے سرہانے سورت فاتحہ اور اس کی قبر میں پاؤں کے پاس سورت بقرہ کی آخری آیات پڑھی جائیں۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی 240/12؛ ح:13613؛ شعب الایمان للبیہقی :8854)

تبصرہ:

اس کی سند سخت ترین ضعیف ہے۔

1. اس کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ البابلتی راوی ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التھذیب: 7582؛ لسان المیزان: 490/1) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (44/3) نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

② اس کا دوسرا راوی ایوب بن نہیک ہے۔ اس کو امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے منکر الحدیث اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 259/1)

لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 184/3) کا اس روایت کی سند کو حسن قرار دینا بالکل صحیح نہیں۔

یہ روایت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے السنن الکبریٰ للبیہقی (56/4) میں موقوفاً بھی آتی ہے۔

اس کی سند بھی عبدالرحمٰن بن العلاء بن لجلاج کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ③

امام عامر شعبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا مَاتَ لَهُمْ مَيِّتٌ اخْتَلَفُوا إِلَى قَبْرِهِ يَقْرَءُونَ عِنْدَهُ الْقُرْآنَ ''انصار کا یہ طریقہ تھا کہ جب ان کا کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر کے اردگرد قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے۔'' (الامر بالمعروف والنهی عن المنكر للخلال: 123، مصنف ابن ابی شیبة: 236/3)

تبصرہ: اس کی سند سخت ترین ضعیف ہے۔

① اس کی سند میں مجالد بن سعید جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، آخری عمر میں اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا، نیز یہ تلقین قبول کرتا تھا۔ امام مسلم نے اس سے متابعت میں روایت لی ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 480/9) فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے۔ نیز لکھتے ہیں: ليس بالقوی، وقد تغير فی آخر عمره ''یہ قوی نہیں تھا، آخری عمر میں اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔'' (تقریب التهذیب: 6478)

② اس کی سند میں حفص بن غیاث مدلس بھی ہے۔ اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

تنبیہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَحْمَدَ، سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ؟ فَقَالَ: لَا ''میں نے سنا، آپ رحمہ اللہ سے قبر کے پاس قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: (جائز) نہیں۔'' (مسائل ابی داؤد ص: 158)

بعض الناس امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس مسئلہ کا رجوع ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کرتے ہیں، امام ابوبکر الخلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَارِقُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْحَدَّادُ، وَكَانَ صَدُوقًا، وَكَانَ ابْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِىءُ يُرْشِدُ إِلَيْهِ، فَأَخْبَرَنِي قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ قُدَامَةَ الْجَوْهَرِيِّ فِي جَنَازَةٍ، فَلَمَّا دُفِنَ الْمَيِّتُ جَلَسَ رَجُلٌ ضَرِيرٌ

يَقْرَأُ عِنْدَ الْقَبْرِ، فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ: يَا هَذَا إِنَّ الْقِرَاءَةَ عِنْدَ الْقَبْرِ بِدْعَةٌ، فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنَ الْمَقَابِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، مَا تَقُولُ فِي مُبَشِّرٍ الْحَلَبِيِّ؟ قَالَ: ثِقَةٌ، قَالَ: كَتَبْتُ عَنْهُ شَيْئًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي مُبَشِّرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَوْصَى إِذَا دُفِنَ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْبَقَرَةِ، وَخَاتِمَتِهَا، وَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُوصِي بِذَلِكَ، فَقَالَ أَحْمَدُ: ارْجِعْ فَقُلْ لِلرَّجُلِ يَقْرَأُ....

''مجھے حسن بن احمد الوارق نے خبر دی، وہ کہتے ہیں، مجھے علی بن موسیٰ الحداد نے بیان کیا جو کہ صدوق ہیں، میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام محمد ابن قدامہ جوہری رحمہ اللہ کے ساتھ ایک نماز جنازہ میں موجود تھا۔ جب میت کو دفن کیا گیا تو ایک نابینا شخص قبر پر قرآن مجید پڑھنے کے لئے بیٹھا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے کہا: قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا بدعت ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب ہم قبرستان سے نکلے تو محمد بن قدامہ رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! آپ مبشر حلبی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟، امام صاحب نے فرمایا: وہ ثقہ ہیں۔ کہا: کیا میں اس سے روایت لے سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! انہوں نے کہا: مجھے خبر دی مبشر حلبی نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن العلاء بن لجلاج سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ان کے والد نے وصیت کی تھی کہ جب مجھے دفن کر چکو تو میرے سرہانے سورۃ البقرۃ کا ابتدائی اور آخری حصہ تلاوت کرنا، کیونکہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ انہوں نے یہی وصیت فرمائی تھی تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان سے فرمایا: فوراً پلٹ جاؤ اور اس (نابینا) شخص کو کہو کہ وہ قرآن پڑھے۔''

(الامر بالمعروف والنهى عن المنكر للخلال: 122؛ كتاب الروح لابن القيم الجوزية ص: 17)

تبصرہ: اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔ ❶ حسن بن الوارق کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

❷ علی بن موسیٰ الحداد کے حالات اور توثیق نہیں مل سکی۔ حسن بن احمد بن الوارق نامعلوم ومجہول کا اس کو صدوق کہنا کچھ معنی نہیں رکھتا۔ لہٰذا یہ قول بے ثبوت ہے۔ اہل حق بے دلیل بات پیش نہیں کرتے۔

ثابت ہوا کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ قبر پر تلاوت قرآن حکیم کرنے کے قائل نہیں تھے۔

الحاصل: دفن کے بعد قبر پر سورت بقرہ کی اول اور آخری آیات کی تلاوت بے ثبوت عمل ہے، شریعت میں اس کا کوئی جواز نہیں۔ ویسے بھی مطلق طور پر قبرستان میں قرآن کی تلاوت ممنوع ہے۔